بڑا دن اور راخل کا بچوں کے لیے رونا

راخل اور یعقوب: سب سے پہلے، ہم میں سے اکثر حیران ہونگے کہ راخل اور یعقوب کی کہانی کا یسوع مسیح خداوند کی پیدائش سے کی تعلق ہے۔ متی کی انجیل کے مصنف کے مطابق تعلق ہے۔ (متی ۲:۱۶۔۱۸) یعقوب اور راخل کی کہانی ایک محبت نامہ ہے یعقوب ایک محنتی شخص تھا، اُس نے دھوکے سے اپنے بھائی سے اُس کے اکلوتے ہونے کا حق لے لیا اور پھر جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگ گیا لیکن خدا نے اُسے پکڑا، جب وہ راہ میں تھا تو ایک رات کو اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی ہے جا آسمان تک جاتی ہے اور اُس پر سے فرشتے آتے جاتے ہیں یہ بیت ایل کا مقام تھا اسی مقام پر خدا نے اُسی وعدے کو اُس کے ساتھ دہرایا جو خدا نے اُس کے دادا ابراہام سے کیا تھا پیدائش ۲۸:۱۴ اور تیری نسل زمین کی گرد کے زروں کی مانند ہوگی اور تو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھئیل جائے گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔ یہاں زرا رُک کر اس بات پر غور کریں کہ خدا کا یہ وعدہ ہم میں، ہمارے آیام میں ہماری زندگیوں میں پورا ہوا ہے۔ رومیوں کے خط کے باب نمبر۴ میں پولس رسول یہ واضع کرتا ہے کہ ابراہام اُن تمام کا باپ ہے جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔ یہی بات دوبارہ رومیوں ۹:۶۔۸ میں کہتا ہے "لیکن یہ بات نہیں کہ خدا کا کلام باطل ہو گیا ہے اس لیے کہ جو اسرائیل کی اُولاد ہیں وہ سب اسرائیلی نہیں۔ اور نا ابراہام کی نسل ہونے کے سبب سے سب فرزند ٹھہرے بلکہ یہ لکھا ہے کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی یعنی جسمانی فرزند خدا کے فرزند نہیں بلکہ وعدہ کے فرزند نسل گنے جاتے ہیں کیونکہ وعدہ کے قول یہ ہے کہ میں اس وقت کے مطابق آؤں گا اور سارہ کے بیٹا ہوگا۔ گویا وہ وعدہ جو یعقوب سے کیا گیا اُس کی بھرپوری ہماری زندگیوں ہوئی کیونکہ ہمیں مسیح پر ایمان لانے کے باعث اسرائیلی شمار کیا گیا۔ (گلتیوں ۱:۱۶۔ افسیوں ۲:۱۲۔۱۳) اس لیے پولس لکھتا ہے وہ سب جو اسرائیل کی پیدائش ہیں اسرائیلی نہیں ہیں۔ اور نا ہی ابراہام کی نسل کے سب لوف فرزند شمار ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ جسمانی ہیں وہ خدا کے فرزند نہیں ہیں۔ بلکہ جو وعدہ کے فرزند ہیں فقط وہی فرزند شمار ہونگے۔ (رومیوں ۹:۶۔۸) یعنی ہم جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں باوسیلہ ایمان خدا کے فرزند ہیں۔

یعقوب شریک حیات کی تلاش میں جاتا ہے اور اُس کنوئے پر پہنچتا ہے جہاں راخل اپنے مویشیوں کو پانی پلانے آتی ہے۔ اور جب یعقوب کو معلوم پڑتا ہے کہ راخل کون ہے تو لکھا ہے یعقوب نے اُسے چوما اور اُس کے گلے لگ کر رویا۔ اور راخل بھاگ کر اپنے گھر گئی کہ اپنے باپ کو یعقوب کے بارے خبر کرے۔ اس طرح یعقوب راخل کے گھر رہتا ہے اور اسی اثناء میں اُسے راخل سے محبت ہو جاتی ہے یعقوب راخل کے باپ کے تقاضے کے مطابق راخل کے لیے سات سال تک اُس کی بھیڑوں کی گلہ بانی کرنے کے رضامند ہو جاتا ہے لیکن بعد ازاں لابن نے یعقوب کو دھوکا دیا اور عین وقت پر راخل کی بجائے لیاہ یعقوب کو بیاہ دی، یعقوب کی راخل کے لیے محبت تھی لابن نے یعقوب سے کہا کہ وہ سات سال اور اُس کی بھیڑوں کی گلہ بانی کر کے راخل کو بھی بیاہ سکتا ہے اور ظاہر ہے ظاہر نے راخل کی محبت میں ایسا ہی کیا (پیدائش ۲۹:۲۰) لکھا ہے کہ راخل کی محبت میں اُسے وہ سال چند دن کے برابر لگے۔

اسی مقام سے ہیں اس جوڑے کی کہانی کا تعلق مسیح کی پیدائش کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ لکھا ہے کہ راخل بھانج تھی، اب یہاں دردناک

صورت حال بانجھ ہونا بھی ہوسکتی ہے کہ راخل کو بطور بیوی اُولاد چاہیے اور بطور بیوی یہ اُس کی بُلاہٹ ہے کہ اپنے شوہر کے لیے اُولاد پیدا کرے لیکن یہاں معاملے کی سنگینی تب بڑھ جاتی ہے جب ہمیں یاد آتا ہے کہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ یعقوب کی نسل کو خدا کے برکت دے گا۔ گویا برکت کا وعدہ نسل کے ساتھ ہے یعنی ایک نسل کے ساتھ، اور گلتیوں ۳:۱۶ میں پولوس رسول کہتا ہے کہ وہ نسل یسوع مسیح ہے جس کت وسیلے دنیا کے قبیلے برکت پائیں گے۔ اور وہ ہم ہیں جن تک ابراہام کی برکت پہنچی ہے۔ (گلتیوں ۳:۲۹) اور راخل بانجھ تھی اور وہ چاہتی تھی کہ خدا کی برکت کے وعدے کے مطابق اُس کے اُولاد ہو اور وہ بھی خدا کے اس عظیم منصوبے میں شامل ہو سکے۔ لکھا ہے کہ راخل روتی ہے، اور اُسکا رونا دردناک تھا، پیدائش ۳۰:۱ وہ کہتی ہے کہ مجھے اُولاد دے ورنہ میں مرجاوٗں گی۔ اس بڑے دن کے موقع پر ہماری خواہش بھی یہی ہونی چاہیے کہ مجھے وعدہ کا فرزند دے ورنہ میں مرجاوٗں گی۔ خدا نے راخل کی دعا کے جواب میں اُسے ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام یوسف رکھا گیا پھر ایک اور بیٹا دیا جس کا نام بنیمین رکھا گیا اور دوران زچگی ہی اُس کی وفات بھی ہوئی۔ یعقوب جو اُس سے بہت محبت رکھتا تھا اُسے راہ میں دفن کیا۔ اُس مقام پر جس نام بیت الحم تھا (پیدائش ۳۵:۱۹) اور یعقوب نے اُس کی قبر پر ایک ستون رکھا تا کہ وہ یاد رکھی جائے اور اُسے بھلایا نہ جائے۔

یرمیاہ اور راخل: اب کئی سو سال گذر گئے ہیں اور اسرائیل بادشاہ داؤد کے زیر اثر ایک منظّم اور مضبوط سلطنت ہے۔ اور بعدازاں زیر اثر بادشاہ سلیمان، لیکن اسرائیل نے گناہ کیا اور خدا سے پھر گئے گناہ کی گھنونی ترین صورت میں پھنس گئے وہ غیر اقوام کے بتوں کو ماننے اور پوجنے لگے۔ یہ ۵۸۶ قبل مسیح کا دور تھا جب یرمیاہ جسے رونے والا نبی کہا جاتا ہے اُس نے اسرائیل کو تنبیہ کی تھی کہ وہ بتوں سے باز رہیں تنبیہ نا سُننے کی وجہ سے اسرائیلیوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر، آنکڑے ڈال کر بابل کی اسیری میں لے جایا گیا۔ جب یہ اسرائیلی جا رہے تھے تو وہ اس مقام پر رُک کے گئے جس کا رامہ تھا (یرمیاہ ۴۰:۱) یہی وہ مقام تھا جہاں راخل مدفن تھی، اب دھیان کریں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راخل اپنی اُولاد کو بیڑوں اور آنکڑیوں میں دیکھتی ہے اور اُس کو وہ خواب کہ مجھے اُولاد دے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے کیونکہ اسرائیل گناہ کے باعث اسیری میں جا رہے ہیں۔ یہیں پر یرمیاہ آہ گریا کرنے والا نبی دیکھتا اور یہ الفاظ رقم کرتا ہے یرمیاہ ۳۱:۱۵ خداوند فرماتا ہے کہ رامہ میں ایک آواز سُنائی دی نوحہ اور زار زار رونا راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے وہ اپنے بچوں کی بابت تسلی پذیر نہیں ہوتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔

ہیرودیس اور راخل: اب یہ واقع چھ صدی بعد کا ہے۔ جو وعدہ کیا گیا تھا ابھی تک پورا نہیں ہوا اسرائیل اپنے ملک میں واپس آ چکے ہیں لیکن رومی اُن پر حاکم ہیں۔ اب یہاں ایک اور عورت ہے جو بچہ نہیں جن سکتی اس لیے نہیں کہ بانجھ ہے بلکہ اس لیے کہ وہ کنواری ہے لیکن اب حاملہ ہے بیت الحم میں ایک بچے کو جنم دیتی ہے جسکا نام یسوع رکھا گیا ہے لیکن یرمیاہ کی بات کو یہاں ایک بار پھر دہرایا گیا ہے یوسف کو فرشتہ کی معرفت آگی ملی اور بچے کی جان بچانے کے لیے اُنہیں مصر جانا پڑا، اور جب ہیرودی کو معلوم ہوا کہ اُص کے ساتھ دھوکا ہوا تو اُص نے دو اور اُس سے کم عمر کے تمام نر بچوں کو قتل کروا دیا جو بیت الحم میں پیدا ہوئے تھے۔ (متی ۲:۱۶) اور ظاہر ہے یہ وہ مقام ہے جہاں راخل دفن تھی۔ اور آپ اس مقام پر یرمیاہ کے اُن الفاظ کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں۔ متی ۲:۱۸ رامہ میں آواز سُنائی دی رونا اور بڑا ماتم۔ راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے اور تسلی قبول نہیں کرتی اس لیے کہ وہ نہیں ہیں۔ اب یہاں متی کی انجیل کا مصنف صرف یرمیاہ کے الفاظ کو یاد نہیں کرتا بلکہ

کہتا ہے (متی ۲:۱۷) کہ جیسا یرمیاہ نبی نے لکھا تھا ویسا پورا ہوا۔ اب یرمیاہ کی کتاب کے اس حوالے پر غور کرنا ہوگا تا کہ معلوم کر سکیں کہ کون سی نبوت پوری ہوئی ہے۔ یرمیاہ ۳۱:۳-۴ خداوند قدیم سے مجھ پر ظاہر ہوا اور کہا میں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی اسی لیے میں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی، اے اسرائیل کی کنواری، میں تجھے پھر آباد کروں گا اور تو آباد ہو جائے گی تو پھر دف اُٹھا کر آراستہ ہوگی اور خوشی کرنے والوں کے ناچ میں شامل ہونے کو نکلے گی۔ پھر یرمیاہ ۳۱:۱۴ اور میں کاہنوں کی جان چکنائی سے سیر کروں گا اور میرے لوگ میری نعمتوں سے آسودہ ہونگے خداوند فرماتا ہے۔ پھر لکھا ہے ۳۱:۱۶، ۱۷ خداوند فرماتا ہے کہ اپنی زاری کی آواز کو روک اور اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے باز رکھ کیونکہ تیری محنت کے لیے اجر ہے خداوند فرماتا ہے۔ وہ دشمن کے ملک میں واپس آئیں گے اور خداوند فرماتا ہے تیری عاقبت کی بابت اُمید ہے کیونکہ تیرے بچے پھر اپنی حدود میں داخل ہونگے۔ ان آخری الفاظ پر دھیان دیں!

ان سب کا مطلب کیا ہے: راخل اپنے بچوں کے روتی ہے، اور خدا نے اُس کو جواب دیا ہمیں بھی اپنے بچوں کے رونے کی ہمت ہونی چاہیے۔ ہمیں اپنے ملک اور قوم کے لیے بھی دعا میں آنسو بہاتے ہوئے ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے، دنیا کے لیے دست دعا بلند کرنا چاہیے جہاں بچوں کے ساتھ ناانصافیاں اور قتل عام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کے حالات میں یسوع مسیح کی پیدائش ہوئی اور اُس کی پیدائش کے ساتھ ہی خدا کے کیے ہوئے وعدے پورے ہوئے۔

کھٹن حالات میں ہمیں گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ عمانوایل آ چکا ہے یعنی خدا ہمارے ساتھ ہے (یسعیاہ ۷:۱۴) یوحنا کی انجیل ۱:۵ میں لکھا ہے کہ نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی پر غالب آتا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ، ہماری زندگیوں میں خدا کے تمام وعدے یسوع مسیح ہمارے خداوند کی ذات میں پورے ہوتے ہیں، ہمیشہ کی زندگی، خدا کے ساتھ رشتہ، خدا کے روح القدس کا ہماری زندگیوں میں ہونا، اس لیے اب جب بھی ہم دعا کرتے ہیں تو ہماری دعا کے الفاظ یہ ہوتے ہیں کہ تیری بادشاہی آئے تیرے مرضی پوری ہو۔ خداوند فرماتا ہے ہمارے لیے عاقبت کی اُمید ہے۔ یرمیاہ ۳۱:۱۷۔ خداوند آپ کو برکت دے اور آپ کے لیے اس سال کو کرسمس خوشیوں سے بھر دے، اور خدا کرے کہ اگر ہم نے مسیح کو اپنی زندگی نہیں دے تو آج ہی فیصلہ کریں تا کہ اس سال کا بڑا دن ہمارے لیے اس بات کی یقین دہانی بھی بن جائے کہ ہم خدا کے ہمیشہ کی زندگی دینے کے وعدے کو بھی ہم اپنی زندگی میں لے چکے ہیں، اپنا خیال رکھیں اور دعا میں مشغول رہیں، بڑا دن مبارک!